بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

مظلوم فلسطینیوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور فلسطینیوں کیلئے بھی حقیقی آزادی میسر آئے۔
اللہ تعالیٰ ان کو ایسے لیڈر بھی عطا فرمائے جن میں عقل اور فراست بھی ہو اور مضبوطی بھی ہو جو اپنی بات کو کہنے اور اپنے حق لینے والے بھی ہوں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21؍ مئی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کا ذکر چل رہا تھا، آپؓ غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات اور متعدد سرایہ میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں حضرت عمرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت ابو بکرؓ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ جنگِ بدر کے موقعے پر رسول اللہ ﷺ قریش کے تجارتی قافلے کی روک تھام کے لیے نکلے تو راستے میں خبر ملی کہ قریش کا ایک انتہائی تیز رفتار لشکر تجارتی قافلے کو بچانے کے لیے نکل پڑا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ خبر دی اور مشورہ طلب کیا تو ایک گروہ نے لشکر کو چھوڑنے اور تجارتی قافلے کا قصد کرنے کے حق میں رائے دی۔ یہ مشورہ سن کر حضور ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ ایسے وقت میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت مقدادؓ نے انتہائی پُراثر تقاریر کیں اور ہر حال میں آنحضرت ﷺ کا ساتھ دینے کا یقین دلایا۔

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کے خاوند جنگِ بدر میں شریک ہوئے اور بدر کے بعد بیمار ہو کر وفات پا گئے۔ اس وقت حضرت حفصہؓ کی عمر بیس سال سے زائد تھی چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت ابو بکرؓ سے حضرت حفصہؓ سے نکاح کر لینے کے متعلق بات کی۔ جب دونوں کی طرف سے اس معاملے پر خاموشی اور مثبت جواب نہ ملا تو عمرؓ کو بہت ملال ہوا۔ آپؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عمرؓ فکر نہ کرو خدا کو منظور ہوا تو حفصہ کو عثمانؓ و ابو بکرؓ سے بہتر خاوند اور عثمانؓ کو حفصہؓ سے بہتر بیوی ملے گی۔ جب آنحضرت ﷺ نے خود اپنی طرف سے حضرت حفصہؓ کے لیے پیغام بھیجا تو حضرت عمرؓ نے نہایت خوشی سے رشتہ قبول کیا اور شعبان 3ھ ہجری میں حضرت حفصہؓ آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آکر حرم نبویؐ میں داخل ہو گئیں۔

غزوۂ احد کے موقعے پر جب قریش نے تقریباً چاروں طرف سے شدید حملہ کیا اور مسلمانوں کے علَم بردار حضرت مصعب بن عمیرؓ شہید ہوئے تو چونکہ اُن کا ڈیل ڈول آنحضرت ﷺ سے ملتا تھا لہٰذا یہ شور مچ گیا کہ آنحضرت ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ اس خبر سے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان خطا ہو گئے اور ان کی جمعیت بالکل منتشر ہو گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت مسلمان تین حصّوں میں منقسم تھے۔ ایک گروہ جو آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر بھاگ گیا تھا مگر یہ سب سے تھوڑا تھا۔ دوسرے وہ جو اس خبر کو سن کر ہمت ہار بیٹھے تھے اور اب لڑنے کو بے کار سمجھتے تھے۔ تیسرا گروہ وہ تھا جو برابر لڑ رہا تھا۔ یہ مسلمانوں کے لیے ایک سخت ابتلا اور امتحان کا وقت تھا چنانچہ حضرت عمرؓ بھی انہی لوگوں میں سے تھے جو مایوس ہو کر ایک طرف بیٹھ گئے۔ ان لوگوں کو جوں جوں آنحضرت ﷺ کے زندہ موجود ہونے کا پتہ لگتا یہ دیوانوں کی طرح لڑتے بھڑتے آپؐ کے ارد گرد جمع ہوتے جاتے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ پہاڑ کی گھاٹی پر پہنچے تو کفار کے ایک گروہ نے گھاٹی پر حملہ کر دیا۔ حضور ﷺ نے اس وقت دعا کی کہ اے اللہ! یہ لوگ ہمارے پاس نہ پہنچ سکیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین کے ساتھ ان مشرکین کا مقابلہ کیا اور مارتے مارتے ان کو بھگا دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس درّے کی طرف بڑھا جہاں مسلمان جمع تھے اور پکار کر بولا مسلمانوں کیا تم میں محمد ہے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی جواب نہ دے۔ پھر اس نے ابوبکرؓ و عمرؓ کا پوچھا مگر اس پر بھی آپؐ کے ارشاد کے ماتحت کسی نے جواب نہ دیا۔ جس پر ابوسفیان نے بلند آواز سے فخر کے لہجے میں کہا کہ یہ سب لوگ مارے گئے ہیں کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر حضرت عمرؓ سے رہا نہ گیا اور وہ بے اختیار ہو کر بولے اے عدو اللہ! تُو جھوٹ کہتا ہے ہم سب زندہ ہیں اور خدا ہمارے ہاتھوں سے تمہیں ذلیل کرے گا۔ جب ابوسفیان نے اُعلُ ھبل یعنی اے ہبل! تیری شان بلند ہو کا نعرہ لگایا تو آنحضرت ﷺ جو اپنے نام پر خاموش رہنے کا حکم دے چکے تھے اب خدا تعالیٰ کے مقابلے میں بت کا نام آتے ہی بے تاب ہو گئے اور فرمایا تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ کہو اللہ اَعلٰی وَ اَجل یعنی بلندی اور بزرگی صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ ابوسفیان نے کہا لنا العزیٰ ولا عزی لکم ہمارے ساتھ عزیٰ ہے اور تمہارے ساتھ عزیٰ نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہو اللہ مولنا ولا مولی لکم، عزیٰ کیا چیز ہے۔ ہمارے ساتھ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ احد کے بعد مدینہ پہنچے تو منافقین اور یہود خوشیاں منانے لگے کہ محمد ﷺ بادشاہت کے طلب گار ہیں اور آج تک کسی نبی نے اتنا نقصان نہیں اٹھایا جتنا انہوں نے اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ان منافقین کے قتل کی اجازت چاہی لیکن آپؐ نے فرمایا کہ مجھے کلمہ گو کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے مظلوم فلسطینی عوام کے لیے ایک بار پھر دعا کی تحریک کی۔ فرمایا گو جنگ بندی ہو گئی ہے لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ کچھ عرصے بعد کسی نہ کسی بہانے سے دشمن ان مظلوم فلسطینیوں کو ظلم کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور فلسطینیوں کو بھی حقیقی آزادی میسر آئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے لیڈر عطا فرمائے جن میں عقل و فراست ہو۔ اسی طرح احمدیوں کے لیے، جو ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں خاص طور پر پاکستان میں ان کے لیے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔

اس کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کچھ مرحومین کا میں نے ذکر کرنا ہے۔ پہلا ذکر ہے قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب ناظر اشاعت قادیان کا ہے جو 27 اپریل کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی والدہ کے دادا اور والد کے نانا حضرت منشی مہر دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جن کے ذریعہ سے ان کے خاندان میں احمدیت آئی اور ان کا نام منارۃ المسیح کے چندہ دہندگان میں بھی درج ہے۔ جامعہ سے فراغت کے بعد قریشی صاحب نے 23 سال پانچ ماہ جامعہ احمدیہ میں تدریس کا کام کیا اور کل عرصہ خدمت ان کا 37 سال سات ماہ بنتا ہے۔ اللہ کے فضل سے مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ ان کے بارے میں مخدوم صاحب ناظر اشاعت لکھتے ہیں کہ بہت شفیق استاد تھے طلباء کے ساتھ بہت محبت اور دوستانہ سلوک تھا۔ نہایت ایمانداری اور وقف کی روح کے ساتھ ہمیشہ کام کیا۔ وقت کی پابندی کی طلباء سے بھی وقت کی پابندی کرواتے تھے۔ ہندوستان کے اکثر مبلغین ان کے شاگرد ہیں اور ان سے انہوں نے فیض پایا۔ طبیعت میں ان کی بہت سادگی تھی۔ کلام میں اختصار تھا لیکن بڑی علمی اور ٹھوس بات ہوتی تھی۔ نائب صدر خدام الاحمدیہ بھارت کے طور پر انکو خدمت کی توفیق ملی۔ 34 سال کا طویل عرصہ آپ نے بطور نائب ایڈیٹر اخبار بدر خدمت کی توفیق پائی۔ ایڈیٹر مشکوۃ بھی رہے۔ تاریخ احمدیت بھارت کی کمیٹی کے بھی ممبر تھے۔ روحانی خزائن کا جو کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن چھپا تھا اس میں انہوں نے پروف ریڈنگ کی بعض غلطیاں نکالیں اسکے بعد پھر ان کی درستیاں کی گئیں۔ بڑی باریک بینی سے پروف ریڈنگ کرتے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب جو علیحدہ علیحدہ شائع ہوئی ہیں ان کی مکمل پروف ریڈنگ کی۔ آریہ دھرم اور ست بچن کے حوالہ جات کی تلاش اور جائزہ اور چیکنگ بڑی محنت سے انہوں نے کی۔ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کتاب کو ہندوؤں اور سکھوں کیلئے بطور سند پیش کیا گیا ہے اور یہ دو کتب ان دونوں مذاہب کے مقابل پر بہت اہمیت کی حامل ہیں اس لئے بڑی باریکی سے ان کو چیک کرنا ہو گا اور حوالے درست کرنے ہوں گے۔ قرآن کریم جو خط منظور میں شائع ہوا ہے اسکے سافٹ ویئر کی تیاری میں انکی بہت خدمات ہیں۔ دن رات انہوں نے اس کی اصلاح، درستگی اور صحت کیلئے کام کیا۔ اسکے بعد قرآن مجید انگریزی ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور اردو ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی تیاری میں بھی انہوں نے بہت کام کیا۔ خط منظور میں سادہ قرآن کریم تو شائع ہو گیا۔ ان کے ناظر صاحب

اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کے استاد بھی تھے اور ماموں خسر بھی تھے اسکے باوجود نائب ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ اطاعت کے جذبہ کے ساتھ کام کیا اور بڑی عاجزی اور انکساری سے بات کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا ذکر ہے سید بشیر الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ یہ بھی قادیان کے ہیں۔ تراسی سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سید سید الدین صاحب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ نہایت عبادت گذار تہجد گذار دعا گو سادہ مزاج آدمی تھے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے چھوڑے ہیں اور تینوں بیٹے دفاتر میں کام کر رہے ہیں انجمن کے۔

اگلا ذکر ہے بشارت احمد صاحب حیدر واقف زندگی قادیان کا ابن فیض احمد صاحب شحنہ۔ ان کی اکہتر سال کی عمر میں وفات ہو گئی گذشتہ دنوں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ مرحوم حضرت عبدالکریم صاحبؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو نشان سگ گزیدہ کے تھے ان کے پوتے تھے وہ جو ہلکائے کتے کے کاٹنے کا جو معاملہ تھا حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ ان کے یہ پوتے تھے اور یہ زندگی وقف کر کے کرناٹک سے قادیان آئے اور پھر مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف دفاتر میں کام کیا اور پھر یہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ مقرر ہوئے وہاں خدمات سرانجام دیں اور چھیالیس سال تک سلسلہ کی خدمت کی۔ وسائل کم ہونے کے باوجود بڑی سفید پوشی سے اور سادہ سے گزارہ کیا بڑی سادہ زندگی تھی۔ بڑے بااخلاق اور بامروت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں ہیں جن کو انہوں نے تعلیم بھی اچھی دلوائی اور پھر واقفین زندگی سے ان سب کی شادیاں کیں۔

ان کے علاوہ حضور انور نے درج ذیل مرحومین کا بھی ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا: مکرم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع پشاور، مکرم رفیع خان شہزادہ صاحب سابق صدر محلہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ، مکرم ایاز یونس صاحب آسٹریلیا، مکرم میاں طاہر احمد صاحب ابن میاں قربان حسین صاحب سابق کارکن وکالت مال ثالث ربوہ، مکرم رفیق آفتاب صاحب یوکے، مکرمہ زرینہ اختر صاحبہ اہلیہ مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح استاد جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم حافظ محمد اکرم صاحب، مکرم چوہدری نور احمد ناصر صاحب اور مکرم محمود احمد منہاس صاحب ابن حکیم عبید اللہ منہاس صاحب ۔ حضور انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۔